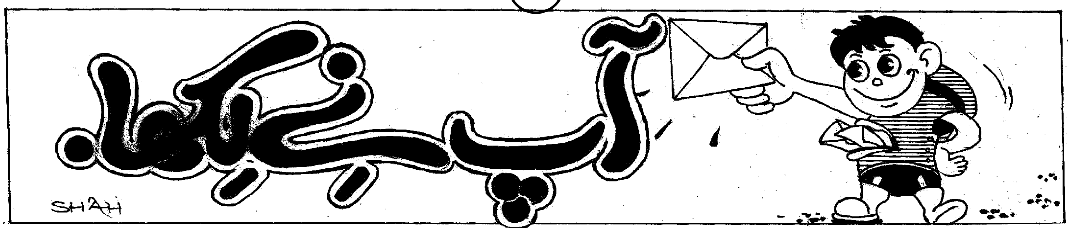

● اُمنگ فروری ۲۰۱۸ء میں صفحہ ۴۲ پر شائع شدہ گیت میں انجم ہاروی نے ایک ناکام اور مایوس شخص رعورت کے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ جب کہ بچوں کو مصیبت میں نہ ہارنے اور آگے بڑھنے کے لیے مدد کا ہاتھ بڑھانا ضروری ہوتا ہے۔ اُمید ہے انجم ہاروی آئندہ بہتر پیغامات اور حوصلہ والے گیت سے نوازیں گے۔

ڈاکٹر شفیق اعظمی کا بچوں کے شاعر تلوک چند محروم اور پرویز احمد کا ہم سب ایک ہیں جیسے مضامین اور محمد اسد اللہ کی نظم یہ جو پیڑ ہیں اور ممتاز نادر کی گاجر مولی کی تکرار جیسی تخلیقات شائع کریں۔

مرسلہ: محمد حسن بلگرامی، بھنڈرا روڈ، ناگپور

● ''اُمنگ'' کا تازہ شمارہ فروری ۲۰۱۹ء ملا۔ شکریہ۔ ڈاکٹر شفیق اعظمی (بچوں کے شاعر تلوک چند محروم) اور مصباحی شبّیر (کامیاب طالب علم کی نشانیاں) کے مضامین پسند آئے۔ اقبال محمد خان نے ہوا اور اس کے فوائد کے متعلق جو گفتگو کی ہے وہ بہت معلوماتی اور کارآمد ہے۔ شاہین بیگ کی متوالی تتلی اور استوتی اگروال کی بیٹی نظمیں اچھی لگیں۔ معلومات کی کسوٹی، پسندیدہ اشعار اور کامکس بھی خوب ہیں۔

مرسلہ: محمد آفتاب عالم، حسین نگر کالونی، بھاگا دھنباد (جھارکھنڈ)

● میں تب سے اُمنگ کا مطالعہ کر رہی ہوں، جب سے میں نے اردو کے حرفوں کو جانا، اور تب سے میں اُمنگ کا مطالعہ کر رہی ہوں جب میں اسکول میں نہ جاتی تھی، اس کا ہر ورق میرے لیے عمدہ اور نئے پیغامات سے بھرا ہوتا ہے، اسکول کا تقریری مقابلہ ہو یا کوئی ہوم ورک کرنا ہو یہ میرے لیے گائیڈ کا کام کرتا آیا ہے اور آج تک کر رہا ہے۔ دعا کرتی ہوں کہ یہ ہمیشہ آگے بڑھتا رہے اور سبھی کو اردو سے محبت اور رغبت رہے۔

اُمنگ سے ہی اردو سیکھ کر اس کو ہی میں اپنی پہلی تحریر بھیج رہی ہوں۔ دعا کریں میرا اردو ادیب بننے کا خواب پورا ہوا۔

مرسلہ: شادماں شگوفہ، مونگیر (بہار)

● جنوری ۲۰۱۹ء کا شمارہ آپ کے یہاں سے ۲ر جنوری ۲۰۱۹ کو پوسٹ ہوا جو بھر کنڈا میں ہمیں سات جنوری کو مل گیا! شکر ہے اللہ کا۔

۶ر جنوری ۲۰۱۹ء کو مولانا ابوالکلام آزاد کے نام والے اسکول کی زبوں حالی دیکھ کر میں رو رہا تھا تو لوگ ہنس رہے تھے۔ ۵۰ سال یعنی نصف صدی سے جن لوگوں نے اردو کی زبوں حالی پر مسلسل لکھا ہے ان میں سے دو بھی ایسے ہوئے کیا جنھوں نے ۵ کو نہیں تو صرف دو بچوں کو بھی خود اردو پڑھنا لکھنا سکھایا ہو؟ ہم نے ٹاٹ بورے بچھا بچھا کر مکتب قائم کیے وہ سرکاری ہوئے، پھر پرائمری پھراُت کرمت اردو مڈل اسکول۔ بلڈنگ تو سرکار نے بنوا دی، اردو پڑھنے والے بچے بھی کیا سرکار ہی لائے؟ نتیجہ بہت سے اردو اسکول ہندی اسکولوں میں ضم ہوگئے۔ اردو والے

اس بات پر بھی توجہ دیں۔

مرسلہ: ظہیر نیازی، ٹیچرس کالونی، بھرکنڈا، رام گڑھ (جھارکھنڈ)

● 'امنگ' کا جنوری کا شمارہ موصول ہوا۔ شکریہ۔ امنگ دن بدن مقبولیت میں اضافہ حاصل کرتا جا رہا ہے اور یہ آپ سبھی لوگوں کی محنت کا نتیجہ ہے کہ آپ امنگ کو با تصویر بچوں کی نفسیات سے متعلق کہانیاں، مضامین وغیرہ شائع کر کے انہیں اتنا قیمتی تحفہ دیتے ہیں۔ اگر آج کے دور میں دیکھا جائے تو بچوں کے لیے کچھ ہی رسائل شائع ہو رہے ہیں جن میں بچوں کی دنیا، گل بوٹے وغیرہ کے نام قابلِ ذکر ہیں اور امنگ بھی ایک مقبول ترین رسالوں میں سے ہی ہے۔

اس شمارے میں آپ کا اداریہ اچھا لگا۔ جیسا آپ نے لکھا ہے کہ یہ ضروری ہے کہ بچے کمپیوٹر اور آج کی بڑھتی Technology سے واقف ہوں کیونکہ اگر ہم Generation کے ساتھ نہیں چلیں گے تو ہمارے لیے ترقی کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ آج کے دور میں ٹیکنالوجی ہماری زندگی میں ایک اہم رول ادا کرتی ہے۔ اگر ہم اُسے نظر انداز کریں گے تو ہمیں کامیابی کے راستے نظر نہیں آئیں گے، لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم ایک حد تک ہی سائنسی Gadgets کا استعمال کریں کیونکہ آج لوگ سائنس پر کچھ زیادہ ہی انحصار کر رہے ہیں۔ آج سائنس کی ایجاد نے جتنے فائدے مہیا کیے ہیں، اُتنے ہی اس کے نقصانات بھی ہیں، لیکن اگر ہم اسے دھیان سے استعمال کریں گے تو ہم سائنس کا ہر طرح سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ خان حسین عاقب کا مضمون 'پیاسے رہو، لیکن پانی کو چھونا نہیں' کا عنوان ہی کافی دلچسپ لگا اور اگر کوئی شخص اُسے نہ پڑھنا چاہے تو بھی پڑھنے پر مجبور ہو جائے گا کیونکہ انھوں نے بہت ہی دلچسپ انداز میں بی آر امبیڈکر کی شخصیت کو اجاگر کیا ہے اور جس شخص نے ہمارا Constitution بنایا اور اتنی محنت و مشقت کے بعد اپنا ایک منفرد مقام بنایا اسے بھولا نہیں جا سکتا۔ اس مضمون کو پڑھ کر ان کا ایک قول بھی یاد آیا....

"Life should be great, rather than long."

ڈاکٹر انور ادیب کا سبھاش چندر بوس پر کافی معلوماتی مضمون ہے۔ انصار احمد کی کہانی 'روک تھام' بہت اچھی لگی۔ اس کہانی کو انہوں نے دلچسپ انداز سے پیش کیا ہے اور ساتھ ہی معلوماتی بھی ہے۔ جس کی وجہ سے بچوں میں دلچسپی بھی برقرار رہے گی اور معلومات میں بھی اضافہ ہوگا۔ اقبال برکی کی کہانی 'گھر' کا بھی جواب نہیں۔ بہت سبق آموز کہانی ہے اور اس کہانی میں جو بات مجھے سب سے زیادہ پسند آئی وہ یہ ہے کہ ''گھر پیار محبت سے بنتا ہے پیسے سے نہیں'' اور اس کہانی میں طاہر انجم کا کردار بہت پسند آیا۔ بیگم طیبہ قدوائی نے کہانی 'اسکول' بہت خوبصورت انداز سے لکھی ہے۔ اس کہانی میں 'آشی' کا کردار پسند آیا اور یہ کہانی آج کی جنریشن پر بھی ہے کہ آج کتنی ہی ترقی کیوں نہ ہو جائے، لیکن کاغذ قلم کا مقابلہ کوئی کر ہی نہیں سکتا۔ شاعری میں کوثر صدیقی، شمیم اختر کی نظمیں اچھی لگیں۔ میری طرف سے اس کامیاب شمارے پر دلی مبارکباد۔

مرسلہ: استوتی اگروال، اگروال جیولرز (سرونج، مدھیہ پردیش)

OO

OO